



سوال

مسئلہ تورق نمبر 2

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے دوسرے سے مبلغ دس ہزار ریال اس شرط پر قرض لیے کہ وہ معاہدہ کے ایک سال بعد اسے دو ہزار ریال زیادہ ادا کرے گا اور اس معاملہ کی تفصیل حسب ذیل ہے :
صاحب قرض نے ایک سامان مبلغ دس ہزار ریال میں خرید اور مقروض کو وہ بارہ ہزار ریال میں اس شرط پر بیچ دیا کہ وہ معاہدہ کے ایک سال بعد اسے سارا قرض ادا کرے گا، لیکن دوسرے شخص نے اس سامان کو اسی جگہ پر نو ہزار آٹھ سو ریال میں فروخت کر دیا۔۔۔ یاد رہے قرض دہندہ کا مقروض کے ساتھ یہ معاملہ صحیح ہے؟ کیا مقروض کا جگہ کے مالک کے ساتھ یہ معاملہ صحیح ہے؟ کیا یہ مسئلہ تورق ہے یا یہ سود ہی کا ایک حیلہ ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو سود کے شر سے بچائے، ہمیں اس مسئلہ میں فتویٰ دیجئے۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ مسئلہ اہل علم کے ہاں تورق کے نام سے موسوم ہے اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی کسی دوسرے کو اپنا وہ سامان جس کا وہ مالک ہے اور جسے اس نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے، معلوم قیمت کے ساتھ معلوم مدت کے ادھار پینچے اور پھر مشتری اسے اپنے قبضہ میں لینے کے بعد اس میں تصرف کرے۔

اکثر و بیشتر حالات میں اس طرح کا معاملہ نقدی کی ضرورت کی وجہ سے کیا جاتا ہے اور علماء کے صحیح قول کے مطابق اس طرح کی یہ بیع جائز ہے اور یہ ارشاد باری تعالیٰ:

وَأَقْلَ اللّٰهِ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ... سورۃ البقرۃ ۲۷۵

"اور سودے کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔"

اور فرمان باری تعالیٰ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِذَا مَتَّعْتُمْ بِدِيْنِ اِلٰى اَقْلٍ مُّسْتَقْبَلِ فَاْتِيْوْهُ ... سورۃ البقرۃ ۲۸۲

"اے مومنو! جب تم آپس میں کسی مبیعہ معین کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو۔"

میں داخل ہے اور قرض دہندہ کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی ایسے سامان کو بیچے جو تاجروں کے پاس ہو اور جسے اس نے خرید اور اپنے قبضہ میں نہ لیا ہو بلکہ یہ باطل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ



علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(لائح مالس عندک) (سنن ابی داؤد البیہق باب فی الرہل بیع مالس عندہ ح: 3504)

"سلف اور بیع حلال نہیں ہے اور نہ اس چیز کی بیع حلال ہے جو تمہارے پاس نہ ہو۔"

اسی طرح آپ نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا :

(لائح مالس عندک) (مسند احمد: 3/402 و سنن ابی داؤد البیہق باب فی الرہل بیع مالس عندہ ح: 3503)

"اس سامان کو نہ بیجو جو تمہارے پاس موجود ہی نہ ہو۔"

اس مسئلہ یعنی مسئلہ تورق، میں بیع جائز ہے بشرطیکہ مال بائع کے پاس موجود ہو اور اس کے قبضہ میں ہو اور پھر مشتری کے لیے یہ جائز نہیں کہ اسے اپنے قبضہ و ملکیت میں لیے یا بازار میں منتقل کئے بغیر قرض دہندہ ہی کے پاس فروخت کر دے۔ قرض دہندہ کے پاس اس قیمت سے کم پر بیچنا بھی جائز نہیں جس پر اس نے خود خریدا ہو کیونکہ اس صورت کو سود کے لیے ایک حیلہ کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔

اس سامان کو قرض دہندہ کے پاس اس قیمت سے کم پر بیچنا جس پر اس سے خریدا ہو صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ بیع عینہ ہے جو سودی بیوع میں سے ہے۔

ھدایہ معتمدی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی